از عدالتِ عظمیٰ

ڈیوکینڈن اور دیگران

بنام

سوراجپال اور دیگران

تاریخ فیصلہ:30 اکتوبر 1995

[کے راماسوامی اور بی ایل ہنسریا، جسٹس صاحبان]

یوپی زمیندار کے خاتمے اور زمینی اصلاحات ایکٹ، 1951۔

دفعہ 331-سوٹ کا ادراک-قرار پایا کہ، دیوانی کورٹ کے پاس ایکٹ کے تحت زیر انتظام زمین کے حق داری کے سوال پر جانے کا دائرہ اختیار نہیں تھا۔

عمل اور طریقہ کار:

جوابی حلف نامہ-عدالت کے اس حکم کے بعد بھی دائر نہیں کیا گیا کہ جوابی بیان حلفی داخل کرنے کا حق ضبط کر لیا جائے گا اگر اسے مقررہ وقت کے اندر دائر نہیں کیا گیا تھا-

جوابی بیان حلفی داخل کرنے کا حق ضبط کر لیا گیا۔

یوپی زمیندار کے خاتمے اور لینڈ ریفارمز ایکٹ 1951 کے تحت چلنے والے زمین کے سلسلے میں ایک دیوانی مقدمے میں مدعا علیہ دیوانی کورٹ کے سامنے اعتراض اٹھایا کہ اس مقدمے کو ایکٹ کی دفعہ

Basharat Saleem
2025.06.27 14:17
I attest to the accuracy and integrity of this document

331 کی دفعات سے روک دیا گیا ہے۔ ٹرائل کورٹ کے ساتھ ساتھ اپیلٹ کورٹ نے بھی اعتراض کو مسترد کر دیا۔ عدالت عالیہ نے دوسری اپیل کو شروع میں مدت میں خارج کر دیا۔ ناراض، مدعاعلیہ نے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل دائر کی۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار پایا: چونکہ زمینیں تسلیم شدہ طور پر یو پی زمیندار کے خاتمے اور لینڈ ریفارمز ایکٹ 1951 کی دفعات کے تحت آتی ہیں، اس لیے دیوانی کورٹ میں ملکیت کے سوال پر جانے کے لیے فطری طور پر دائرہ اختیار کا فقدان تھا۔[C-560]

چندریکا مصیر اور ایک اور بنام بھیالال، [1974] 1 ایس سی آر 290، پر انحصار کیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 9869، سال 1995۔

سال 1988 میں ایس اے نمبر 2207 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے 5.11.88 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے ایس کلشریشتا۔

جواب دہندگان کے لیے کے کے گپتا (این پی)۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اس عدالت نے یکم ستمبر 1995 کو ایڈوکیٹ مسٹر کے کے گپتا کو اس تاریخ سے چار ہفتوں کے اندر جوابی حلف نامہ داخل کرنے کا وقت دیا تھا اور ایسا کرنے میں ناکامی پر یہ کہا گیا تھا کہ وہ جوابی حلف نامہ داخل کرنے کا حق کھو دیں گے اور اس معاملے کو بغیر کسی جوابی حلف نامے کے میرٹ پر نمٹا دیا جائے

Basharat Saleem
2025.06.27 14:17
I attest to the accuracy and integrity of this document

گا۔ درخواست گزار پہلے ہی دیگر تمام جواب دہندگان کو نوٹس دے چکا تھا اور دستی سروس بھی نافذ کر دی گئی تھی۔ اس کے مطابق نوٹس جاری کیے گئے ہیں۔ لیکن آج تک جوابی حلف نامہ داخل نہیں کیا گیا ہے۔ جوابی حلف نامہ داخل کرنے کا حق ضبط کر لیا جاتا ہے۔

اجازت دی گئی۔

تنازعہ اب ریز انٹیگرا نہیں ہے۔ تسلیم شدہ طور پر، دعویٰ اراضی یو پی زمیندار کے خاتمے اور لینڈ ریفارمز ایکٹ 1951 [مختصر طور پر، 'ایکٹ'] کی دفعات کے تحت چلتی ہیں۔ اپیل کنندہ نے ٹرائل کورٹ میں اپنے دفاع میں دیوانی کورٹ کے دائرہ اختیار پر اعتراض اٹھایا تھا۔ اس نے اس طرح التجا کی:

" یہ مقدمہ یو پی زمیندار اور لینڈ ریفارمز ایکٹ کی دعویٰ 331 کی دفعات کے تحت ممنوع ہے۔ زیڈ اے ایکٹ کی دعویٰ 168-اے کی دفعات کے تحت فروخت پر پابندی نہیں ہے۔ مدعی کا مقدمہ اخراجات کے ساتھ خارج ہونے کے جوابدہ ہے۔"

اپیل کنندہ عدالت میں بھی اسی بات کا اعادہ کیا گیا ہے لیکن اس کی تردید کی گئی ہے۔ دوسری اپیل کو عدالت عالیہ نے شروع میں مدت میں خارج کر دیا تھا۔ اس طرح خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

چندریکا مصیر اور ایک اور بنام بھیالال، [1974] 1 ایس سی آر 290 میں اس عدالت کو اسی سوال سے نمٹنا پڑا۔ یہ مانا گیا کہ:

" یو پی زمینداری کے خاتمے اور زمینی اصلاحات ایکٹ 1951 کی دعویٰ 209 اور 331 کو جب ایک ساتھ پڑھا گیا تو یہ ظاہر ہوا کہ موجودہ کی طرح ایک مقدمہ، ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد کے تحت خاص طور پر مقرر کردہ حد کے اندر ایکٹ کے تحت بنائی گئی خصوصی عدالت میں دائر کیا جانا تھا، اور اس مقدمے کی سماعت کے لیے عام دیوانی عدالتوں کے دائرہ اختیار کو بالکل روک دیا گیا تھا۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:17
I attest to the accuracy and integrity of this document

چونکہ دیوانی کورٹ جس نے دعویٰ کی سماعت کی تھی، یو پی زمیندار کے خاتمے اور زمینی اصلاحات ایکٹ 1951 کی خصوصی دفعات کی وجہ سے دائرہ اختیار کی موروثی کمی کا سامنا کرنا پڑا، لہذا اپیل گزاروں کی طرف سے دائر موجودہ اپیل کو مسترد کرنا پڑا۔"

مندرجہ بالا تناسب اس معاملے میں حقائق پر لاگو ہوتا ہے۔ جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے، اراضی ایکٹ کی دفعات کے تحت آتی ہے اور دیوانی کورٹ کے دائرہ اختیار کے بارے میں اعتراض کا اظہار کیا گیا ہے۔ اپیل کنندہ نے 2.17 ایکڑ میں سے 0.7 ایکڑ زمین خریدی تھی۔ آبادی کا مقام ایک کچہ کوٹھا اور گھر پر مشتمل ہے جس کی سرحدی دیواریں ہیں۔ چونکہ زمینیں تسلیم شدہ طور پر ایکٹ کی دفعات کے تحت آتی ہیں، اس لیے دیوانی کورٹ میں ملکیت کے سوال پر جانے کے لیے فطری طور پر دائرہ اختیار کا فقدان تھا۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت دی جاتی ہے اور دعویٰ یہاں تک کہ خارج کر دیا جاتا ہے کیونکہ یہ اپیل کنندہ کے ذریعے خریدی گئی 0.7 ایکڑ زمین سے متعلق ہے۔ کوئی لاگت نہیں۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:17
I attest to the accuracy and
integrity of this document